رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے

(فرمودہ ۱۶-جولائی ۱۹۱۵ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:-
یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ لے-
اس کے بعد فرمایا:-

رمضان کا مہینہ جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ۲ے اس کے متعلق خداتعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا ہے کہ اس میں قرآن کا نزول ہوا یا قرآن کی ابتداء ہوئی- خدا کے فضل سے پھر دوبارہ بہت سے لوگوں کو میسّر آیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہی ہوتی ہے کہ وہ کسی کو نیکی کے کرنے کا موقع دیتا ہے- بہت سے لوگ تھے جو اس جگہ بیٹھے ہوئے لوگوں سے طاقتور اور قوی تھے- مگر گزشتہ رمضان کے بعد اور اس رمضان سے پہلے دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور اس رمضان میں انہیں نیکی کرنے کا موقع نہیں ملا- پھر بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو باوجود یہ کہ زندہ ہیں لیکن اس مہینہ سے فائدہ اٹھانے کا انہیں موقع ہی نہیں ملا- کیوں؟ اس لئے کہ ان پر اس بات کی حقیقت ہی نہیں کھلی کہ خداتعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے- پھر بہت سے ایسے ہیں جو قسم قسم کی بیماریوں کی وجہ سے رمضان کے مہینہ سے وہ فوائد نہیں اٹھاسکتے جو تندرست اٹھاتے ہیں-

پس وہ لوگ جن پر خداتعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ اول تو انہیں مسلمان بنایا- دوسرے اتنی سمجھ دی کہ روزہ کی غرض کو سمجھیں- تیسرے اتنی صحت دی کہ روزہ رکھ سکیں چوتھے اتنی عمردی کہ ایک اور رمضان کی برکات حاصل کرسکیں- ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شکر کرنا واجب ہے- یہ مہینہ اپنے ساتھ بڑی بڑی برکتیں لایا کرتا ہے پہلی عظیم الشان برکت تو یہی ہے کہ جن لوگوں کو سستی اور کاہلی کی وجہ سے سارا سال نماز تہجد نصیب نہیں ہوتی اس مہینہ میں نصیب ہوجاتی ہے اور وہ لوگ جو صبح کی نماز سورج چڑھنے کے قریب پڑھتے ہیں' ان کو بھی موقع مل جاتا ہے کہ رات کے وقت خداتعالیٰ کی عبادت کریں اور تہجد پڑھیں- چونکہ سب لوگ سحری کو اُٹھتے ہیں اس لئے سست آدمی بھی اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں' یوں اگر انہیں اٹھایا جائے تو کئی بہانے کریں- اصل بات یہ ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ شوروغل میں نیند پورے طور پر نہیں آتی- رمضان کے مہینہ میں چونکہ عام طور پر لوگ اٹھتے ہیں اس لئے کاہل بھی اُٹھ بیٹھتے ہیں اور تہجد پڑھنے کا انہیں موقع مل جاتا ہے- گو تہجد نوافل سے ہیں اور رمضان کے روزے فرائض سے- بہت سی طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ فرائض تو ادا کرلیتی ہیں اور نوافل میں سستی کرتی ہیں- اور ایسا آج ہی نہیں کیا جاتا حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی ایسا کرنے والے موجود تھے- چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سوال کیا- کہ یا رسول اللہ! کتنی نمازیں فرض ہیں- آپ نے فرمایا ایک دن رات میں پانچ- پھراس نے پوچھا- زکٰوۃ - آپ نے فرمایا- سال میں ایک دفعہ- پھر اس نے روزہ کے متعلق پوچھا- آپ نے فرمایا سال میں ایک مہینہ- پھرحج کے متعلق پوچھا- فرمایا عمرمیں ایک دفعہ- یہ سن کر اس نے کہا- خدا کی قسم! مَیں اسی طرح کروں گا نہ اسے کچھ بڑھاؤں گااور نہ کم کروں گا- آنحضرت ﷺ نے فرمایاکہ یہ بات جواس نے کہی ہے اگر کر بھی لی تو جنت میں داخل ہوجائے گا[۳] - تو معلوم ہواکہ اُس وقت بھی ایسے لوگ تھے اورایسی طبائع ہمیشہ سے چلی آتی ہیں- تہجدچونکہ فرض نہیں اس لئے اس کے پڑھنے میں سستی کی جاتی ہے- روزہ چونکہ فرض ہے اس لئے اس کیلئے سحری کواٹھنا پڑتا ہے اورساتھ ہی نفل پڑھنے کی توفیق مل جاتی ہے اوریہ ثواب بھی حاصل ہوجاتا ہے- دوسری برکت روزہ کا ثواب ہے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دارکااجر میں ہی ہوں[۴] - پھراوربہت سے فوائد ہیں' انسان بہت سی ہلاکتوں اور تکلیفوں سے بچ جاتا ہے-

پس یہ مہینہ خدا کے فضلوں کا مہینہ ہے اس سے جس قدر ہو سکے فائدہ اٹھالو۔ جس طرح بہت سے ایسے انسان ہیں جن کو یہ رمضان دیکھنا نصیب نہیں ہوا اسی طرح بہت ایسے ہوں گے جنہیں اگلا رمضان دیکھنا نصیب نہ ہوگا اور کون جانتا ہے کہ مَیں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جنہوں نے نہیں دیکھنا اس لئے ہر ایک کو اس رمضان میں خیر حاصل کرنے کی خوب کوشش کرنی چاہیئے۔ ہماری جماعت کوئی دنیاوی سوسائٹی نہیں اس لئے اس کے افراد کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنی اولاد' اپنی مشکلات' اپنے رشتہ داروں اور اپنی دیگر اغراض کیلئے دعائیں کریں گے اور اگر اخلاص سے کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب بھی ہو جائیں گے وہاں سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی کریں۔ کیونکہ جو سچے سلسلے اور راستبازوں کی جماعتیں ہوتی ہیں ان کا پہلا فرض اپنی جان و مال کی حفاظت کرنا نہیں ہوتا بلکہ جماعت کی ترقی اور کامیابی کیلئے کوشاں رہنا اور راستی اور حق کی اشاعت کرنا ہوتا ہے۔ پس ہمارے تمام دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں وہ اپنی ذات' اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کیلئے اس ماہ میں دعائیں کریں' ان سب سے پہلے اس بات کو مدنظر رکھ کر ان کی دعائیں ہوں کہ سب سے زیادہ دعاؤں اور التجاؤں کا مستحق اسلام' راستی اور حق ہے کیوں؟ اس لئے کہ کسی کو جو دعاؤں کی توفیق ملے گی تو کس ذریعہ سے۔ اسلام ہی سے۔ کیا ایسے کروڑوں انسان نہیں کہ ان پر رمضان آتا ہے اور گزر بھی جاتا ہے لیکن وہ کورے کے کورے ہی رہتے ہیں۔ پس دعائیں کرنے والوں کو یہ موقع اسلام اور آنحضرت ﷺ کے ذریعہ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسّل سے حاصل ہوا ہے اس لئے ان کا پہلا فرض ہے کہ اسلام کی اشاعت کیلئے دعائیں کریں۔

مَیں کہنا تو بہت کچھ چاہتا تھا لیکن ریزش کی وجہ سے ڈر ہے کہ حلق کی بیماری جو روبصحت ہے بڑھ نہ جائے' اس لئے اسی پر ختم کرتا ہوں۔

(الفضل ۲۵-جولائی ۱۹۱۵ء)

۱؎ البقرۃ: ۱۸۴ ۲؎ البقرۃ: ۱۸۶

۳؎ بخاری کتاب الصوم باب وجوب صوم رمضان۔

۴؎ مسلم کتاب الصوم فضل الصیام و بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائمٌ اذا شُتِمَ۔